سُوۡرَةُ النِّسَاء کی تفسیر Lesson 11: An-Nisa (Ayaat 105-122): Day 36

یہاں سے آخر تک ایک ہی موضوع ہے۔ حالانکہ باتیں مختلف ہیں۔ لیکن بنیادی تھیم ایک ہی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰ لِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ﴿۱۱۶﴾ بے شک اللہ تعالیٰ (اس بات کو) نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لیے منظور ہو گا وہ گناہ بخشدینگے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑی دُور کی گمراہی میں جا پڑا۔ (۱۱۶)

یعنی سب کے لئے نہیں۔ صرف اُن کو جنہیں اللہ چاہے گا بخش دے گا۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ وہ گمراہی میں بہت دور تک چلا گیا۔ یعنی جہنم کی سزا تو بعد میں ملے گی، دُنیا میں شرک کی سزا یہ ہے کہ مشرک دنیا میں ہی گمراہی کی سزا پائے گا۔ اللہ اُسے دنیا میں ہی اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔ اب چاہے بتوں کے سامنے بیٹھو یا کسی قبر پر جاؤ، کسی بزرگ کے قدم چھو لو۔

لیکن اگر بندہ گم شدہ اونٹ کی طرح ادھر اُدھر بھاگتا ہے تو اللہ اُسے اپنے سے دور کر دیتے ہیں اور وہ بھٹک جاتا ہے۔ اللہ اُس بندے کو بعض اوقات دے بھی دیتا ہے اور فرشتوں سے کہتا ہے کہ جاؤ اس بندے کو دے دو کیونکہ اللہ اپنے آپ سے اُس بندے کو دور کر دیتا ہے۔ کہ جاؤ دوسروں سے مانگو میرے دَر سے دور ہو جاؤ۔ مل تو جائے گا لیکن اللہ کی ناراضگی سے۔ لیکن اُس کی سزا یہ ملتی ہے کہ وہ بندہ سمجھتا ہے کہ مجھے یہ چیز فلاں بندے یا بزرگ سے ملی ہے۔ مشرک یہ سوچتا ہے کہ یہ کام میرا فلاں بزرگ کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ ہے "---ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ----" کہ گمراہی میں پڑ گیا۔

پچھلے رکوع میں یہ بات چوری سے شروع ہوئی تھی۔ جس بندے نے چوری کی تھی وہ پھر مکّہ چلا گیا۔ مشرکین سے مل گیا اور شرک پر مر گیا۔

ایک گناہ دوسرے گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ پہلا گناہ مشکل یا مجبوری میں کیا لیکن اُس کے بعد گناہ آسان ہو جاتا ہے۔ یہی گناہگار کی سزا ہے۔

ایک گناہ سے دوسرے گناہ تک کا سفر آسان ہو جاتا ہے۔۔۔

حدیث کا خلاصہ: دو شخص کہیں سے گزرے۔ راستے میں گرفتار ہو گئے۔ مشرکین نے کہا کہ ہم تمہیں آگے نہیں جانے دینگے جب تک ہمارے بتوں پر کوئی چڑھاوا نہ چڑھاؤ۔ ایک نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ مشرکین نے کچھ بھی دو ورنہ تمہیں قتل کر دینگے۔ اُس نے ایک مکھی پکڑ کر چڑھادی / بُت پر قربان کر دی۔ وہ شرک پر مَرا۔ دوسرے نے کچھ بھی چڑھانا قبول نہ کیا اور قتل ہو گیا لیکن دین اسلام پر وفات پائی۔ اور جنّت نصیب ہوئی۔ عقیدہ ہم سے قربانی مانگتا ہے۔ یاد رکھیں شرک کے بہت سارے روپ ہوتے ہیں۔ انسان کو اپنے آپ کو توحید پر مضبوط کرنا چاہیئے۔ باقی گناہ معاف ہو جائیں گے اگر زندگی میں توبہ کر لی ہے۔

اللہ کے نبیؐ کے پاس ایک شخص آیا۔ کہنے لگا بوڑھا ہو گیا ہوں اور گناہوں میں ڈوبا ہوٗا ہوں۔ لیکن ایک بات ہے کہ کبھی شرک نہیں کیا۔ اللہ کے سوا کسی کو دوست اور ولی نہیں بنایا۔ بے باکی سے گناہ نہیں کیا، ڈرتے ڈرتے گناہ پھر بھی ہو جاتا ہے۔ میں اپنے گناہوں پر نادم اور تائب بھی ہوں۔

کہتے ہیں اُس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی؛ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ

گناہ کرنے کی چھٹی نہیں ملی۔ جسے اللہ چاہے گا۔ ہم میں سے کون یہ رِسک لینا چاہتا ہے؟

ہو سکتا ہے کہ ہم ان میں شامل نہ ہوں۔ تو بہترین طریقہ یہی ہے کہ شرک بالکل نہیں کرنا اور گناہوں سے بچنا ہے، اگر غلطی سے ہو جائے تو شرمندہ ہوں اور توبہ کر لیں۔

ترمذی کی روایت ہے کہ علیؓ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں میری سب سے پسندیدہ آیت یہی ہے۔

"۔۔۔ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔۔۔" صحابہ کرامؓ اللہ کے معاملے میں بہت مضبوط عقیدہ رکھتے تھے۔ اگر عقیدے دُرست ہو گئے تو معاملات بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ یہ لوگ اللہ کے سوا عورتوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان سرکش کی عبادت کرتے ہیں (۱۱۷)

شرک کی کچھ چھپی ہوا اشکال: اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو پوجتے ہیں۔ یعنی اللہ کا شریک بھی بنایا تو دیکھو کسے بنایا۔ پتھر کے بنے ہوئے بُت۔ مشرکین مکّہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھتے اور دوسری بات یہ کہ اُنکی زیادہ تر مورتیاں عورتیں ہی تھیں۔ آج بھی اگر آپ انڈین کلچر میں دیکھیں تو زیادہ تر عورتیں ہی دیویاں ہیں۔

یہاں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کو ایک کمزور ہستی کو پکارتے ہو۔ اصل میں بت کی بجائے شیطان کو معبود بناتے ہیں۔ بظاہر وہ دیوتا یا دیوی کی پوجا کرتے ہیں لیکن وہ پوجتے شیطان کو ہیں۔

امریکہ میں ایک گروپ ایسا بھی ہے جو شیطان کو پوجتے ہیں۔ انہوں نے الگ اپنی بستی بنائی ہوئی ہے۔ انہوں نے شیطان کی شبیہات بنائی ہوئی ہیں۔ اس کو سجدے بھی کرتے ہیں۔

اس لئے سوائے ایسے گروپ کے جو آجکل اپنے آپ کو شیطان کے پجاری کہتے ہیں۔

ہر بت کے پیچھے شیطان کھڑا ہوتا ہے۔ اللہ کو چھوڑنے والا شیطان کو خوش کرتے ہیں۔ لات، منات، عزیٰ بھی دیویوں کے نام ہیں۔

مَّرِيْدًا ۔ ردّ کیا ہوُا۔ بنجر، خیر سے خالی ہونا۔ ایسا شخص جو اطاعت سے باہر نکل چکا ہو۔ سر کش

ہر قبیلے کے بت فرق تھے۔ اُس وقت کہتے تھے۔ یہ فلاں قبیلے کا بت ہے۔

شیطان کے وصف: لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنۡ عِبَادِكَ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۙ﴿۱۱۸﴾

جس پر اللہ کی لعنت ہے اور شیطان نے کہا کہ اے اللہ میں تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر لوں گا (۱۱۸)

اللہ نے لعنت کی۔ اپنی رحمت سے دور کیا۔ وہ شیطان جس نے اللہ کو چیلنج کیا تھا کہ میں تیرے بندوں کو اپنے پیچھے لگاؤں گا۔ حدیث کا خلاصہ: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو جہنم میں اپنے ساتھ لے جائے گا، ایک بچ رہے گا جو جنت کا مستحق ہو گا، شیطان نے کہا ہے کہ میں انہیں حق سے بہکاؤں گا اور انہیں اُمید دلا تا رہوں گا یہ توبہ ترک کر بیٹھیں گے، خواہشوں کے پیچھے پڑ جائیں گے موت کو بھول بیٹھیں گے نفس پروری اور آخرت سے غافل ہو جائیں گے، جانوروں کے کان کاٹ کر یا سوراخ دار کر کے اللہ کے سوا دوسروں کے نام کرنے کی انہیں تلقین کروں گا، اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑنا سکھاؤں گا جیسے جانوروں کو خصی کرنا۔

یہ جو ہمیں اپنے آس پاس بھیڑ نظر آتی ہے ان میں کام کے تھوڑے ہیں۔

نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا : یہ وہ ہیں جو اللہ کے بندے نہیں ہیں۔ یہ جہنم میں جائینگے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذِکر اذکار کے ذریعے اسی شیطان سے بچنے کا طریقہ بتا دیا ہے۔ جو ہم کرنا ہی نہیں چاہتے۔ جتنا ایمان زیادہ ہو گا اور اذکار زیادہ ہونگے اُتنا ہی ہم شیطان سے محفوظ رہیں گے۔

ہم آگے سورۃ بنی اسرائیل میں پڑھیں گے کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ میں آدم کے بچوں میں سے اپنا حصّہ لوں گا۔ ان کے مال میں سے اپنا حصّہ لونگا۔ ہمارا وہ مال جو اللہ کی نافرمانی میں خرچ ہوتا ہے وہ شیطان کا حصّہ ہے۔ ہمارے بچّے جو اللہ کی نافرمانی کے کام کرتے ہیں تو وہ شیطان کو خوش کرتے ہیں۔ ان کو ہدایت سے دور کر دوں گا۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِيۡنًا ؕ ﴿۱۱۹﴾ اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور البتہ ضرور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور البتہ ضرور انہیں حکم کروں گا کہ جانوروں کے کان چیریں اور البتہ ضرور انہیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدلیں اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا وہ صریح نقصان میں جا پڑا (۱۱۹)

سورۃ الاعراف میں شیطان کہتا ہے کہ میں ان کے راستوں میں بیٹھ جاؤں گا۔ ان کو دائیں بائیں سے آ کر بھٹکا دوں گا۔ ان کو آرزؤں میں اُلجھا دونگا۔

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ : جھوٹی اُمیدیں کہ کوئی لڑکی کہہ دے کہ میں لڑکا بن جاؤں۔ یا یہ کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے۔ دُنیاوی دولت پانے کے لئے یہ انسان سونے جیسی نماز اور ہیرے جیسے روزے چھوڑ دے گا۔

قیمتی موتی جیسے اذکار اور عبادات چھوڑ دے گا۔ انسان توبہ کی اُمید پر گناہ کرتا چلا جائے گا۔

"۔۔۔ کہ جانوروں کے کان چیریں اور البتہ ضرور انہیں حکم دوں گا کہ۔۔۔"

شروع میں پہلے خواہش پھر آرزو اور پھر حکم پر آگیا۔ شیطان ایسے ہی انسان پر حاوی ہوتا ہے۔

عربوں کے ہاں رواج تھا کہ جو مویشی جانور بتوں کے نام پر چھوڑتے اُن کے نشانی کے طور پر کان چھید دیئے جاتے۔ جس گائے، بھینس یا بکری کو بُت پر قربان کرنا ہوتا اُس کو بتوں کے پاس نشان لگا کر چھوڑ آتے۔

آج کے لوگ اپنے بچے چھوڑ آتے ہیں۔ دولے شاہ کا چوہا کہہ کر۔ کبھی فلاں قبر پر چھوڑ آتے ہیں۔

"۔۔ اور البتہ ضرور انہیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدلیں۔۔"

فطرت کو بدلنے والی آیت۔ جو لوگ بھنویں تراشتے ہیں۔ یہ اُس کے خلاف حجّت ہے۔

تخلیق کیسے بدلی؟ تبدیلی کس طرح کی کہ:

1. انسان کو آخرت کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ دُنیا عارضی امتحان گاہ تھی اور انسان یہاں دِل لگا کر بیٹھ گیا۔
2. اللہ کی عبادت فطرت میں تھی۔ لیکن انسان شیطان کو خوش کرنے لگ گیا۔
3. عورت کو مَرد بنا دیا گیا۔ عورت بچوں اور گھر کے لئے بنائی گئی تھی۔ فطری طور پر وہ گھر کی ملکہ تھی۔ عورت کو کاؤنٹر پر کھڑا کر دیا گیا۔ بازار، دفتر اور کاروبار کی زینت بنا دیا گیا۔

4. عورت نے بچے کی تربیت کرنی تھی۔ باپ گھر بیٹھے ہیں اور عورت بھاگ دوڑ کر رہی ہے۔
5. اسلام کہتا ہے کہ عورت گھر میں ہو اور لڑکا یا اُس کے گھر والے اُسے طلب کریں۔ مرد رشتہ مانگے۔ عورت کو قدر دی گئی۔ آج ہم کہہ رہے ہیں کہ لڑکی خود بھی رشتہ ڈھونڈ سکتی ہے۔
6. جانور کو انسان کی خدمت کے لئے اور گوشت کے لئے پیدا کیا گیا۔ آج کبھی Mercy Killing کے نام پر انسان خود پر یہ حرام کر رہے ہیں۔ اور جانوروں کی خدمت کر رہے ہیں۔ گوشت نہیں کھانا، بچے نے بکرے کو ذبح ہوتے دیکھ لیا ہے۔ گائے کو دودھ اور گوشت کے لئے بنایا ہے اب اگر اُس سے دودھ نہیں لینا تو کیا گائے پر سفر کرنا ہے؟
7. ہر فطرت کے خلاف چیز: عورت بچے پیدا کرے لیکن اُس کو بانجھ بنا رہے ہیں۔ مرد بچے پیدا نہیں کر سکتا تو اُس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ تجربات کر رہے ہیں۔
8. اللہ نے آنکھیں دی ہیں تو لینز لگا کر رنگ بدل رہے ہیں۔

9: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے مروی ہے کہ "گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، (Tattoos) پیشانی کے بال نوچنے والیوں(Plucking) اور نچوانے والیوں اور دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر جو حسن و خوبصورتی کے لیے اللہ کی بناوٹ کو بگاڑتی ہیں اللہ کی لعنت ہے ایک عورت نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ قرآن پاک میں کہیں نہیں لکھا کہ بھنویں تراشنا گناہ ہے۔" انہوں نے فرمایا کہ تم نے یہ آیت اور یہ حدیث سُنی اور پڑھی ہے؟ میں اُن پر لعنت کیوں نہ بھیجوں؟ جن پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ میں موجود ہے پھر آپ

نے» وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ-59) «الحشر: 7) (پڑھی۔) صحیح بخاری: 5931)

جس نے ہمیں بنایا اُسی خالق ہمارے ربّ نے منع کر دیا ہے تو منع ہو جائیں۔ بہانے نہ بنائیں کہ لیزر کروالیتے ہیں۔ تھریڈنگ کروالیتے ہیں۔ اللہ کے حکم کے آگے عقل سے فتوے نہ لیں۔ عقل عیّار ہے بہانے بنالے گی۔ اللہ کا حکم وحی کی روشنی میں لیناہے۔

ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ہمارے بچے آگے سے بہانے کریں۔ تو ہم بھی اپنے خالق جس نے ہمیں ہزاروں نعمتیں دی ہیں کہ سامنے تاویلات ڈھونڈ کر لائیں۔

خاص بات یہ دیکھیں کہ کرنے والے اور کروانے والوں سب پر لعنت ہے اس لئے جو لوگ بھنویں بنواتے اور بناتے ہیں۔ ٹاٹوز بناتے اور بنواتے اور دانتوں کو کشائش کرتے اور کرواتے ہیں، اور نقلی بال، نقلی پلکیں۔ کوہان جیسے جوڑے کرتے اور کرواتے ہیں۔ سب پر لعنت ہے۔ اسی لئے یہ کام نوکری یا ملازمت کے لئے بھی جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرتے ہیں۔ ہم نے اللہ کا حکم مان کر رُک جاناہے۔

اب اگر ہم پہلے کرتے رہے ہیں تو کیا کریں؟ توبہ کریں اور اللہ سے معافی مانگ لیں۔ کیا یہ سب کرنے سے زیادہ خوبصورت لگتے ہیں؟ کیا سب حسین عورتیں خوشگوار اور کامیاب زندگی گُزار رہی ہیں؟ پھر تو یہ اداکاراؤں اور حسین ماڈلز کو کبھی طلاق نہ ہوتی۔ کئی عورتیں کہتی ہیں کہ ہمارے خاوند ہمیں بھنویں بنوانے پر مجبور کرتے ہیں۔ کل وہ کہہ دیں گے کہ ہماری بیوی ہمیں داڑھی نہیں رکھنے دیتی۔

یہ صرف بہانے ہیں۔ آپ بلیچ کر لیں۔ کچھ دیر کرنا چھوڑ دینگے تو محسوس نہیں ہو گا۔

اپنے آپ کو کسی بڑے کام میں مصروف کر لیں۔

اب مردوں کے چہرے پر بال ہیں۔ لیکن اگر عورت کے چہرے پر بال ہیں تو اُن کو ختم کرواسکتے ہیں۔ عورت کے جسم کے بال بھی وہ ختم کرواسکتی ہے۔ جب سے مردوں نے داڑھی رکھی تو کام بھی آسان ہو گیا۔ مرد اور عورت کو مختلف بنایا گیا ہے۔ مشابہت سے بچیں۔

اور کیا چیزیں فطرت نے ہمیں تو دیں اور ہم نے تبدیل کر دیں؟

10: بیج تبدیل کر دیئے، سائز اور کارکردگی میں۔

11: جنس کو تبدیل کر دینا۔ مرد کو عورت اور عورت کو مرد بنا دینا۔

12: جانوروں کو گھروں میں رکھنا تو اُن کو Sterilise یعنی خصّی کروادینا کے بچے نہ ہوں۔

13: فصلوں کی جنس اور خصوصیت تبدیل کرنا

14: ایسے انڈے تیار کئے گئے جن سے بچے نہ ہو سکیں۔

مصنوعی چیزیں ایسی بنائی گئیں کہ اصل کہیں گُم ہو گئیں۔

15: مرد اور عورت کے تعلقات شادی کے بعد ہونے چاہئیے تھے وہ شادی کے بغیر اجازت دے دی گئی۔ ایسے تعلق سے پیدا ہونے والے بچوں کا سربراہ کون ہو گا کہ مسائل الگ ہیں۔

16: امریکہ کے ایک شہر ویانا کی رپورٹ ہے کہ وہاں 35٪ بچوں کے والدین کے نام تک معلوم نہیں۔

اپنی خواہش پوری کر کے انسان ادھر اُدھر ہو جاتے ہیں۔ باقی خاندان والوں کے نام پتا ہونا تو دور کی بات ہے۔

17: پلاسٹک سرجری کروانا۔ اعضاء میں تبدیلیاں کروانا۔ اگر تو کوئی مجبوری ہے کوئی جل گیا یا حادثہ ہو گیا پھر تو ٹھیک ہے لیکن شوقیہ یہ کام کروانا جائز نہیں۔

18: فیشن کے نام پر طرح طرح کے دھوکے دینا۔ ظاہر کچھ اور کرنا لیکن حقیقت میں ویسے نہ ہونا۔

میک اَپ کی اجازت ہے۔ کیونکہ ایک حدیث کا خلاصہ ہے کہ عورت وہ رنگ لگا سکتی ہے جس کی خوشبو دبی ہوئی ہو۔ مرد وہ آرائش کر سکتے ہیں جن کو خوشبو تیز ہو اور رنگ ظاہر نہ ہو۔

19: فیشن کے نام پر عجیب حرکتیں۔ جیسے زبان میں بالی پہننا۔ دانتوں پر سونے کے خول وغیرہ

20: بچوں کو دودھ نہ پلانا۔

یہ ساری باتیں صرف اُن لوگوں کو سمجھ آئیں گی جو یہ کہتے ہیں کہ "

اور جو ابھی پانچ وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتے وہ پہلے اپنے عقائد مضبوط کریں۔ فرائض ادا کریں۔

شیطان کے ہتھکنڈوں کی بات ہو رہی تھی، آپ کو کیا محسوس ہوُا؟

جب ان آیت کر پڑھیں اور اِن پر غور و فکر کریں تو ایسا لگتا ہے کہ شیطان میرا اصلی اور اَبدی دُشمن ہے۔ جب کسی کے بارے آپ کو یقین ہو جائے، آپ کا اُس کے بارے میں سوچنے کا انداز بدل جاتا ہے۔ آپ کا نقطۂ نظر بدل جائے تو آپ کا اُس کے بارے میں رویہ بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

سورۃ الاعراف میں بھی ہم آدم و ابلیس کے قصّے میں پڑھیں گے کہ شیطان نے آدمؑ کو یقین دلایا تھا کہ میں تمہارے ساتھ مخلص ہوں۔ شیطان کا وار کرنے کا یہی انداز ہے۔

شیطان ہم سے کیا کام کرواتا ہے؟

شیطان نے اللہ سے یہ کہا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصّہ لے کر رہوں گا۔ کچھ بچوں کو ضرور پکڑوں گا۔ یوں لگتا ہے کہ کوئی بچوں کو اغوا کرنے والا ہے۔

پھر وہ کہتا ہے کہ میں اِن کو ضرور بہکاؤں گا۔ اب تین دفعہ تشدید شدّت کے لئے آئی ہے کہ ضرور اور ضرور۔ ان کو لمبی آرزوؤں میں ڈال دوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تیرا میرے مخلص بندوں پر زور نہیں چلے گا۔ ہماری زندگی کا سفر یک طرفہ ہے۔ واپسی کی کوئی راہ نہیں ہے۔

شیطان حسد کی آگ میں جل رہا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میں بہلا پھسلا کر اپنی راہ پر لاؤں گا۔ (علامہ اقبالؒ کی مکڑی اور مکھی والی نظم یاد کر لیں)

کسی بہانے سے وہ اپنا جال ڈالتا ہے۔ شیطان چالیں چلتا ہے۔ کبھی انسان کے روپ میں، کبھی بیماری کے روپ میں۔

شیطان نے آدمؑ کے دِل میں آرزوئیں اور تمنائیں ڈال دی تھیں۔ شیطان بندے کو اُس کے ویک پوائنٹ (کمزور نقطے) پر پکڑ تا ہے۔ جہاں سے دیوار کمزور ہوتی ہے وہیں سے دھکہ لگا کر دیوار توڑی جا سکتی ہے۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ ---پہلے گمراہ کیا۔ پھر جھوٹی اُمید دِلائی۔ اب آپ پر حکم چلانے لگا۔ ایک حدیث کا خلاصہ ہے کہ شیطان رات کو انسان کے بال پکڑ کر (گُدّی) جہاں پر چٹیا ہوتی ہے۔ بالوں کو تین گرہیں لگاتا ہے۔ ہر گرہ لگا کر کہتا ہے کہ سو جا رات بڑی لمبی ہے۔ جب انسان فجر کے لئے اُٹھنے لگتا ہے تو اُسے کہتا ہے کہ ابھی وقت ہے سو جاؤ۔ اگر تو انسان نے اُس کی مان لی اور فجر چھوڑ دی تو سارا دِن اُس بندے پر شیطان کا کنٹرول ہو جاتا ہے۔

انسان اتنی اچھی نیتیں کرتے ہیں لیکن پھر کیا ہو جاتا ہے؟

ہماری نیت اُس وقت ٹوٹ جاتی ہے۔ جب ہم شیطان کی بات مان لیتے ہیں۔ کبھی لوگ شرابی بن جاتے ہیں۔ کبھی دوسرے گناہ۔ اندر سے انسان نیت کرتا ہے اب نشہ نہیں کروں گا۔ روح چلّا چلّا کر منع کرتی ہے لیکن انسان شیطان کا حکم ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

کئی دفعہ سُستی طاری ہو جاتی ہے۔ شیطان پر بندے کو کنٹرول ہو جاتا ہے۔

پھر مشرکین تو شرک کرتے ہیں۔ وہ جانوروں کو بُتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ آج ہم کیا کرتے ہیں؟ کبھی عبد القادر کے نام کا بکرا یا داتا دربار پر دیگ۔ کبھی فلاں قبر پر چادر چڑھائی یا کسی قبر والے کے نام پر بچے کا نام رکھ دیا۔ کبھی پیراں دِتّہ۔ کچھ اتنے بھولے لوگ ہیں کہ قبروں پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔

اللہ کا بندہ بننے کی بجائے نفس کے بندے بن جاتے ہیں۔ ہم دُنیا میں کھو گئے۔ پھر کیا ہوا کہ اتنے مہربان دوست، ہمارے ولی، اور ربّ کو چھوڑ کر کچھ لوگ شیطان کے دوست بن جاتے ہیں۔

"۔۔۔ اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا وہ صریح نقصان میں جا پڑا(۱۱۹)

اللہ انسان کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ انسان تو خود غرض ہے۔ اللہ کی دوستی سکون اور خوشی دیتی ہے۔

نہ لوگوں سے دُکھ سُکھ کریں۔ نہ لوگوں کی باتیں مانیں۔ اللہ سے دوستی مضبوط کریں۔ اللہ پر توکل کریں۔ وہ آپ کی تمام ضروریات پوری کر دے گا۔ اللہ سے ڈریں۔ لوگوں سے ڈرنا چھوڑ دیں۔

شیطان دوست بن کر بہکاتا ہے۔ آپ کے دل میں ڈال دے گا کہ گھر کا خیال رکھو۔ بچوں کی پرواہ کرو۔ شیطان گناہوں کے باوجود آپ سے جھوٹے وعدے کرے گا۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢٠﴾ شیطان ان سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے(۱۲۰)

شیطان قیامت کے دِن مُکر جائے گا۔ وہ کہے گا تم نہ مانتے۔ چنانچہ شیطان قیامت کے دن صاف کہے گا اللہ کے وعدے سچے تھے اور میں تو وعدہ خلاف ہوں ہی میرا کوئی زور تم پر تھا ہی نہیں میری پکار کو سنتے ہی کیوں تم مست و بے عقل بن گئے؟ اب مجھے کیوں کوستے ہو؟ اپنے آپ کو برا کہو۔ شیطانی وعدوں کو صحیح جاننے والے اس کی دلائی ہوئی اُمیدوں کو پوری ہونے والی سمجھنے والے آخر جہنم واصل ہونگے جہاں سے چھٹکارا محال ہو گا۔

أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ﴿١٢١﴾ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور اس سے کہیں بچنے کے لیے جگہ نہ پائیں گے (۱۲۱)

بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔ آج ہمارے پاس موقع ہے۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا‌ؕ وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيۡلًا ﴿۱۲۲﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انہیں ہم باغوں میں داخل کرینگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے (۱۲۲)

اَب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اب نیک لوگوں کا حال بیان ہورہا ہے کہ جو دل سے میرے ماننے والے ہیں اور جسم سے میری تابعداری کرنے والے ہیں میرے احکام پر عمل کرتے ہیں میری منع کردہ چیزوں سے باز رہتے ہیں میں انہیں اپنی نعمتیں دوں گا انہیں جنتوں میں لے جاؤں گا جن کی نہریں جہاں یہ چاہیں خود بخود بہنے لگیں جن میں زوال، کمی یا نقصان بھی نہیں ہے، اللہ کا یہ وعدہ اصل اور بالکل سچا ہے اور یقیناً ہونے والا ہے اللہ سے زیادہ سچی بات اور کس کی ہوگی؟ اس کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں نہ ہی کوئی اس کے سوا مربی ہے۔

پھر ہم ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ انشاءاللہ۔ اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ ہم جنّت میں ہونگے۔ اللہ کے وعدوں پر یقین انسان کو بدل دیتا ہے۔

حدیثِ رسولؐ ہے: أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، ۔۔۔۔(یااللہ) تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، ، بخاری۔6317

اللہ کی نعمتوں کو شکر ادا کریں۔ اور دعا کریں کہ اللہ ہمیں شکر ادا کرنے والے بنادے۔ آمین۔